فقہ واجتہاد

قسط نمبر۲

حافظ عمران ایوب لاہوری

۴ کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی شرعی حیثیت

حالات کی نوعیت کچھ اس طرح کی ہے کہ جدت پسندی اور مغربی تہذیب سے مرعوبیت روز بروز مسلمانوں میں مہلک وائرس کی طرح پھیلتی جارہی ہے جس کی ایک کڑی یہ بھی ہے کہ ایئرپورٹس، ہوٹلز اور ریسٹورنٹس وغیرہ میں مغربی طرز کے پیشاب خانے اور باتھ روم بنائے جارہے ہیں جن میں بہرصورت کھڑے ہوکر ہی پیشاب کرنا پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ سفر یا کاروبار کے سلسلہ میں مختلف ممالک میں آمدورفت رکھنے والے حضرات بھی اس مسئلہ سے دوچار رہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں جب علما سے رابطہ کیا جاتا ہے تو بعض تنگ نظری اور شدت پسندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے حرام تک قرار دے دیتے ہیں اور بعض اس میں قدرے نرمی کا پہلو اختیار کرتے ہوئے اسے جائز مع الکراہت کہہ دیتے ہیں جس بنا پر عوام ذہنی کشمکش کا شکار رہتے ہیں۔ اس صورتِ حال کے پیش نظر افادۂ عام کی غرض سے اس مسئلہ کی فقہی تحقیق قارئین کی خدمت میں پیش کی جارہی ہے۔

کھڑے ہوکر پیشاب کرنا حرام نہیں ہے بشرطیکہ چھینٹوں سے بچاؤ ممکن ہو اور جن احادیث میں کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی ممانعت ہے، وہ ضعیف ہیں جیسا کہ شیخ محمد صبحی حسن خلاق نے اسی بات کو ترجیح دی ہے (التعلیق علی السیل الجرار:۱/۱۹۳)

جواز کے دلائل حسبِ ذیل ہیں:

① حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرمﷺ گندگی کے ایک ڈھیر پر آئے: «فبال قائما» اور کھڑے ہوکر پیشاب کیا۔ (بخاری:۲۲۴، مسلم:۲۷۳)

② عبداللہ بن دینارؒ فرماتے ہیں کہ رأیت عبداللہ بن عمر یبول قائمًا ''میں نے عبداللہ بن عمرؓ کو کھڑے ہوکر پیشاب کرتے ہوئے دیکھا ہے۔'' (مؤطا:۱/۵۰)

www.KitaboSunnat.com

③ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ کے ساتھ مسجد میں تھے کہ إذ جآء أعرابي فقام يبول في المسجد ایک دیہاتی نے مسجد میں آ کر کھڑے ہوکر پیشاب کرنا شروع کردیا۔ (بخاری:۲۲۰، ابوداؤد:۳۸۰، ترمذی:۱۴۷، احمد:۲/۲۸۲)

اس حدیث سے اس طرح استدلال کیا گیا ہے کہ بوقت ضرورت نبیؐ نے دیہاتی کو کھڑے ہوکر پیشاب کرنے سے منع نہیں فرمایا اور بعد میں بھی اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔ اُصولِ فقہ میں یہ بات مسلم ہے کہ ''تأخير البيان عن وقت الحاجة لا يجوز''

''ضرورت کے وقت سے بیان ووضاحت کو مؤخر کردینا جائز نہیں ہے۔''

لہٰذا اگر ایسا کرنا ممنوع ہوتا تو آنحضرت اس دیہاتی کو اس عمل پر ڈانٹتے۔ البتہ اس پر یہ اعتراض بھی کیا جاسکتا ہے کہ چونکہ دیہاتی کو آپؐ نے مسجد میں پیشاب سے بھی منع نہیں فرمایا، اس لئے مسجد میں پیشاب بھی جائز ہوا، لیکن یہ اعتراض درست نہیں کیونکہ دیہاتی کے قضاے حاجت کے فوراً بعد آپؐ نے اس پر پانی کا ایک ڈول بہا دینے کا حکم دیا۔ جیسا کہ حدیث میں یہ الفاظ موجود ہیں: «أمر النبي ﷺ بذنوب من مآء فأهريق عليه» (بخاری:۲۲۱)

یہ الفاظ مسجد میں پیشاب کے عدمِ جواز کا واضح ثبوت ہیں تاہم آپ نے کھڑے ہوکر پیشاب کرنے پر بعد میں بھی کوئی اعتراض نہیں کیا جس سے کم ازکم اس کے جواز کا ثبوت ضرور معلوم ہوتا ہے۔

صحابہؓ، تابعینؒ اور ائمہؒ کا نقطہ نظر

بیشتر صحابہؓ و تابعینؒ سے بھی یہی بات منقول ہے۔ مثلاً حضرت عمر بن خطابؓ، زید بن ثابتؓ، ابن عمرؓ، سہل بن سعدؓ، انسؓ، علیؓ اور ابوہریرہؓ سے کھڑے ہوکر پیشاب کرنا ثابت ہے۔ ابن سیرینؒ اور عروہ بن زبیرؒ سے بھی اسی طرح کھڑے ہوکر پیشاب کرنا منقول ہے۔ البتہ ابن مسعودؓ، شعبیؒ اور ابراہیم بن سعدؒ نے اس عمل سے کراہت کا اظہار کیا ہے، جبکہ امام ابن منذرؒ رقم طراز ہیں کہ ''بیٹھ کر پیشاب کرنا مجھے پسند ہے لیکن کھڑے ہوکر بھی جائز ہے اور یہ سب (دونوں طرح) رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔'' (شرح مسلم از نووی:۱/۱۳۳)

محدث العصر شیخ البانیؒ نے ان الفاظ میں اپنے موقف کو واضح کیا ہے کہ

www.KitaboSunnat.com

''کھڑے ہوکر پیشاب کا مکروہ نہ ہونا ہی حق ہے، کیونکہ اس کی ممانعت میں کچھ بھی ثابت نہیں ہے، جیسا کہ حافظ ابن حجرؒ نے بھی (یہی) بیان کیا ہے اور مطلوب ومقصود چھینٹوں سے بچاؤ ہے۔ وہ اس قاعدے ''مالا یقوم الواجب إلا به فهو واجب'' ''جس چیز کے بغیر واجب کا قیام ممکن نہ ہو، وہ بھی واجب ہے'' کی وجہ سے حالتِ قیام یا حالتِ قعود میں سے جس کسی طرح سے بھی حاصل ہوجائے وہی واجب ہوگا۔'' (اِرواء الغلیل:۱/۹۵، رقم:۵۷)

امام شوکانیؒ فرماتے ہیں کہ

''کھڑے ہوکر اور بیٹھ کر دونوں طرح پیشاب کرنا ثابت ہے اور ہر ایک (طریقہ) سنت سے ثابت ہے۔'' (نیل:۱/۱۵۰) البتہ السیل الجرار میں امام شوکانیؒ کا یہ قول منقول ہے کہ ''کھڑے ہوکر پیشاب کرنا حرام نہیں تو کم از کم شدید مکروہ بہرحال ضرور ہے۔'' (۱/۶۸)

جبکہ شیخ البانیؒ اس قول پر نقد کرتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ

''یہ ایسی باتوں میں سے ہے جو قابل التفات نہیں''۔(تمام المنة:ص۶۵)

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ

''زیادہ ظاہر بات یہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ فعل بیانِ جواز کے لئے تھا۔ (یعنی اس بات کی وضاحت کے لئے کہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنا بھی جائز ہے)'' (فتح الباری:۱/۳۹۴)

حاصل بحث

چونکہ یہ عمل سنتِ مطہرہ سے صحیح ثابت ہے، اس لئے اگر کوئی شخص آج بھی چھینٹوں سے بچاؤ کے امکان کے ساتھ کھڑے ہوکر پیشاب کرتا ہے تو اس کے اس فعل پر قدغن نہیں لگائی جاسکتی بشرطیکہ پیشاب کے چھینٹوں سے بچاؤ یقینی☆ ہو، جیسا کہ علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوریؒ

☆ مذکورہ مسئلہ میں کتاب وسنت کے دلائل سے اس نقطہ نظر کی گنجائش ملتی ہے، لیکن شریعتِ محمدیہ کا مزاج جو کتاب وسنت کی عمومی ہدایات کی روشنی کی صورت میں ہمارے سامنے ہے، فتویٰ میں اُنہیں بھی ملحوظ رکھنا چاہیے مثلاً غیر اسلامی تہذیب اور کفار کی مشابہت سے احتراز بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ علاوہ ازیں جس صورت میں مثانہ پوری طرح خالی ہوجائے، وہی زیادہ فطری ہے۔ اسلام چونکہ دین فطرت ہے اس لیے فطرت کے زیادہ قریب ہونے کی بنا پر جہاں بیٹھ کر پیشاب کرنا بہتر ہے، وہاں غیر اسلامی تہذیب سے کم از کم کراہت تو ہونی چاہیے لہٰذا جن حضرات نے مکروہ یا حرام کی بات کی ہے، ان کے سامنے یہ وجوہ بھی ہیں۔ حاصل یہ ہے کہ اسلام میں عذر کے بغیر پسندیدہ طریقہ بیٹھ کر پیشاب کرنا ہی ہے۔ (محدث)

www.KitaboSunnat.com

فرماتے ہیں کہ ''یہ رخصت آج بھی اسی طرح موجود ہے۔'' (تحفۃ الاحوذی:۱/۷۸)

البتہ بعض فقہا اسے بلا عذر مکروہ کہتے ہیں اور صرف کسی عذر کی وجہ سے ہی جواز کے قائل ہیں۔ (مثلاً دیکھئے فتاویٰ ہندیہ:۱/۵۰، ردّمحتار:۱/۳۱) لیکن پہلا قول ہی راجح ہے۔

ممانعت کی احادیث اور ان کی استنادی حیثیت

جن احادیث میں کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی صراحتاً ممانعت مروی ہے، محدثین کے اُصولِ جرح وتعدیل کی روشنی میں وہ تمام ضعیف ثابت ہوتی ہیں۔ بطورِ مثال ان میں سے چند ایک کا تذکرہ ذیل میں کیا جاتا ہے:

① حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ «نهى رسول الله ﷺ أن يبول الرجل قائما» ''رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہوکر پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔'' (ابن ماجہ:۳۰۶،بیہقی:۱/۱۰۲)

امام بوصیریؒ نے اسے ضعیف کہا ہے کیونکہ اس کی سند میں راوی عدی بن الفضل بالاتفاق ضعیف ہے۔ (مصباح الزجاجہ:۱/۱۱۲)

شیخ البانیؒ نے بھی اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔ (ضعیف ابن ماجہ:۶۳)

② حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کھڑے ہوکر پیشاب کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: «يا عمر لا تَبُل قائما» ''اے عمر! کھڑے ہوکر پیشاب نہ کرو۔'' (اس فرمان کے بعد) میں نے کبھی کھڑے ہوکر پیشاب نہیں کیا۔

(ابن ماجہ:۳۰۸، مستدرک حاکم:۱/۱۸۵،بیہقی:۱/۱۰۲، ابن حبان:۱۴۲۳)

امام بوصیریؒ نے اس حدیث کو بھی ضعیف کہا ہے کیونکہ اس کی سند میں راوی عبدالکریم بالاتفاق ضعیف ہے۔ (مصباح الزجاجہ:۱/۱۱۲) امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ راوی محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔ (ترمذی: کتاب الطہارۃ، باب ماجاء في النهي عن البول قائما) حافظ ابن حجرؒ نے اسے متروک قرار دیا ہے۔ (ہدی الساری:ص۴۴۲) امام نوویؒ نے بھی اس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔ (المجموع:۲/۸۴) نیز شیخ البانیؒ بھی اس کے ضعیف ہونے کے قائل ہیں۔ (ضعیف ابن ماجہ:۶۳ اور سلسلة الأحاديث الضعيفة :۹۳۴)

www.KitaboSunnat.com

ملاحظات اور ان کے جوابات

جن احباب کے نزدیک کھڑے ہوکر پیشاب کرنا جائز نہیں یا کم از کم مکروہ ہے، وہ مندرجہ ذیل احادیث سے استدلال کرتے ہیں، لیکن ان کا یہ استدلال درست نہیں جیسا کہ آئندہ سطور میں ان کی طرف سے پیش کردہ ہر حدیث کے بعد اس کی وضاحت کی جا رہی ہے۔

① حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ «ما كان رسول الله يبول إلا قاعدًا»

''رسول اللہ ﷺ صرف بیٹھ کر ہی پیشاب کرتے تھے۔'' (ترمذی:۱۲، ابن ماجہ:۳۰۷، مسند احمد:۶/۱۳۶، ابوعوانہ:۱/۱۹۸، بیہقی:۱/۱۰۱، السلسلة الصحيحة:۲۰۱)

ابوعوانہ کی روایت میں یہ لفظ ہیں «ما بال رسول الله ﷺ قائما منذ أنزل عليه القرآن» ''رسول اللہ ﷺ پر جب سے قرآن نازل کیا گیا ہے، آپ نے کھڑے ہوکر کبھی پیشاب نہیں کیا۔'' بظاہر یہ حدیث اگرچہ ہمارے موقف کے خلاف معلوم ہو رہی ہے، لیکن فی الحقیقت ایسا نہیں ہے کیونکہ حضرت عائشہؓ کو جس قدر علم تھا، اُنہوں نے اتنا ہی بیان کر دیا؛ چنانچہ گھر کے معاملات کا تو اُنہیں علم تھا، لیکن گھر سے باہر کے معاملات (یعنی گندگی کے ڈھیر پر آپ کے پیشاب کرنے) کی اُنہیں اطلاع نہیں ہوئی، جیسا کہ امام شوکانیؒ اور عبدالرحمٰن مبارکپوریؒ نے اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔ (نیل الاوطار:۱/۱۵۱، تحفۃ الاحوذی:۱/۶۷)

شیخ البانیؒ رقم طراز ہیں کہ حضرت عائشہؓ کی حدیث نفی میں ہے جبکہ حذیفہؓ کی حدیث اثبات میں اور یہ بات اُصول میں معروف ہے کہ مثبت کو نافی پر ترجیح ہوتی ہے، کیونکہ اس میں علم کی زیادتی ہوتی ہے، اسلئے دونوں طرح پیشاب کرنا جائز و درست ہے۔ البتہ پیشاب کے چھینٹوں سے اجتناب واجب ہے۔ (تمام المنة:ص ۶۳، اِرواء الغلیل:۱/۹۵، الصحيحة:۲۰۱)

② جس حدیث میں مذکور ہے کہ ''آپؐ نے گھٹنے میں زخم کی وجہ سے کھڑے ہوکر پیشاب کیا تھا۔'' وہ ضعیف ہے۔ (مستدرک حاکم:۱/۱۸۲، بیہقی:۱/۱۰۱)

حافظ ابن حجرؒ اس کی وضاحت یوں کرتے ہیں کہ ''اگر یہ حدیث صحیح ہوتی تو اس میں (مذکورہ مسئلہ کی) کفایت تھی (یعنی کھڑے ہوکر پیشاب کرنا صرف کسی عذر کی وجہ سے ہی جائز ہوتا) لیکن دارقطنی اور بیہقی نے اسے ضعیف کہا ہے۔'' (فتح الباری:۱/۴۴۲)

www.KitaboSunnat.com

③ ایک روایت میں یہ لفظ مروی ہیں «من الخطإ أن یبول الرجل قائما……»
''آدمی کا کھڑے ہوکر پیشاب کرنا خطا ہے۔'' (بیہقی:۲/۲۸۵، ابن ابی شیبہ:۱/۱۲۴)
شیخ البانیؒ فرماتے ہیں کہ ''یہ مرفوع ثابت نہیں ہے بلکہ زیادہ سے زیادہ یہ موقوف ہے۔''
(تَمام المنة: ٦٤ ، إرواء الغلیل:٥٩)

④ ایک روایت میں عمرؓ سے مروی ہے کہ «ما بُلت قائمًا منذ اَسلمتُ»
''جب سے میں مسلمان ہوا ہوں، میں نے کھڑے ہوکر پیشاب نہیں کیا۔''
(مصنف ابن ابی شیبہ:۱/۱۲۴، مسند بزار:ص ۳۱ زوائدہ)
شیخ البانیؒ نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔ (سلسلة الضعیفة:۹۳۴)

یہ روایت بھی ہمارے موقف کے مخالف نہیں ہے، کیونکہ اس میں مجرد ایک صحابی کا فعل بیان ہوا ہے کہ اُنہوں نے کھڑے ہوکر کبھی پیشاب نہیں کیا، یہ تو بیان نہیں ہوا کہ ایسا کرنا ہی غلط ہے۔ جبکہ گزشتہ تمام دلائل وحوالہ جات اس بات کا ثبوت ہیں کہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنا علی الاطلاق حرام نہیں، البتہ چھینٹوں سے اجتناب بہرحال واجب ہے۔ کیونکہ جو شخص پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا، وہ ایک کبیرہ گناہ کا ارتکاب کرتا ہے، جیسا کہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ دو قبروں کے قریب سے گزرے تو ارشاد فرمایا کہ

''ان قبر والوں کو عذاب دیا جارہا ہے اور ان میں سے ایک کو عذاب دیے جانے کا سبب یہ ہے کہ «فکان لا یستنزہ من البول» ''وہ پیشاب سے نہیں بچتا تھا۔''
(مسلم:۲۹۲، بخاری:۲۱٦، احمد:۱/۲۲۵، ابوداود:۲۰، ترمذی:۷۰)

ایک اور روایت میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
«أکثر عذاب القبر من البول» ''قبر کا اکثر عذاب پیشاب کی وجہ سے ہوتا ہے۔''
(احمد:۲/۳۲٦، مصنف ابن ابی شیبہ:۱/۱۳۱، مستدرک حاکم:۱/۸۳، صحیح ابن ماجہ:۲۷۸)
جس عمل کی وجہ سے عذابِ قبر یقینی ہو، لامحالہ اس سے اجتناب بھی ضروری ہے۔

اگرچہ گزشتہ دلائل کھڑے ہوکر پیشاب کے جواز کا ثبوت ہیں، لیکن یہ بات یاد رہے کہ قضاے حاجت کے لئے فطری، طبی، طبعی اور چھینٹوں سے بچاؤ کے اعتبار سے زیادہ مناسب وسہل طریقہ بیٹھ کر ہی پیشاب کرنا ہے۔ واللہ اعلم

www.KitaboSunnat.com